خطبہ جمعہ

بندے کے استغفار اور توبہ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ جسے چاہے بخش دیتا ہے۔

آیات قرآنی اور احادیث نبویہ کے حوالہ سے

اللہ تعالیٰ کی بے انتہا مغفرت کے مضمون کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ بتاریخ ۲۰/اگست ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۰/ظہور ۱۳۷۸ھ ہجری شمسی بمقام ناروے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله—
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم— بسم الله الرحمٰن الرحيم—
الحمدلله رب العٰلمين — الرحمٰن الرحيم — مٰلك يوم الدين — إياك نعبد و إياك نستعين —
اهدنا الصراط المستقيم — صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين—
والّذين اِذا فَعَلُوا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوااللّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَ مَنْ يَغْفِرُالذُّنُوبَ اِلاَّ اللّٰهُ. وَ لَم يُصِرّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَ هُمْ يَعْلَمُون—أُولٰئِكَ جزآؤُهُم مَغْفِرَةٌ مِنْ رَّبِّهِم وَ جَنَّاتٌ تَجْرِى مِنْ تَحْتِهَا الاَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَ نِعْمَ اَجْرُالْعَامِلِينَ—
(سورة آل عمران: آيات ۱۳۶-۱۳۷)

وہ لوگ جو بے حیائی کے مرتکب ہوتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں پھر اللہ کو بہت یاد کرتے ہیں اور اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتے ہیں۔ وَ مَنْ يَغْفِرُالذُّنُوبَ اِلاَّ اللّٰهُ اور اللہ کے سوا ہے کون جو گناہوں کو بخش سکے۔ وَ لَم يُصِرّوا عَلَى مَا فَعَلُوا اور جو کرتے ہیں اس پر اصرار نہیں کرتے۔ و هُم يَعْلَمُون جبکہ وہ جانتے ہیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ أُولٰئِكَ جزآؤُهُم مَغْفِرَةٌ یہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے مغفرت کی جزا ہے ان کے ربّ کی طرف سے وَ جنّاتٌ تجرى مِن تحتِها الاَنهارُ اور ایسی جنّتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ وَ نِعمَ اَجْرُالْعَامِلِينَ اور کیا ہی عمدہ اجر ہے عمل کرنے والوں کا۔

آج کے اس مختصر خطبہ میں جو سفر کے دوران ہے اور مختصر ہی ہونا چاہئے میں مغفرت کے تعلق میں بہت بنیادی باتیں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اگر یہ خطبہ سفر کے دوران نہ بھی آیا ہوتا تو اس طرح کا مختصر خطبہ ہی میں نے دینا تھا۔

سب سے پہلے بخاری شریف کی ایک حدیث ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ روایت کرتے ہیں کہ تم سے پہلے ایک ایسا شخص تھا جسے اللہ تعالیٰ نے بہت سا مال عطا کیا تھا۔ جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ میں تمہارا کیسا باپ تھا۔ انہوں نے کہا "بہترین باپ"۔ اس نے کہا لیکن میں نے تو کبھی کوئی اچھا کام نہیں کیا۔ پس جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا پھر مجھے پیس دینا پھر تیز ہوا کے دن مجھے بکھیر دینا۔ پس انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو اکٹھا کیا اور فرمایا کہ تمہیں کس بات نے ایسا کرنے پر مجبور کیا۔ اس نے کہا تیرے خوف نے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ رحمت کا سلوک فرمایا۔ (بخاری کتاب احادیث الانبیاء)

دوسری حدیث جو حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے یہ مسلم کتاب التوبة سے لی گئی ہے۔ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے ایک ایسا شخص گزرا ہے جس نے ننانوے قتل کئے۔ پھر اس نے زمین پر سب سے بڑے عالم کے بارہ میں پوچھا۔ اُسے ایک راہب کے بارہ میں بتایا گیا، وہ اس کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مَیں نے ننانوے قتل کئے ہیں کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ اِس پر اُس نے اسے بھی قتل کر دیا اور اس طرح سو قتل مکمل کر دیئے۔ پھر اس نے کسی اور عالم کے بارہ میں پوچھا تب اسے ایک اور عالم شخص کے بارہ میں بتایا گیا۔ اس نے اس سے کہا کہ میں نے سو قتل کئے ہیں کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے۔ اس نے کہا ہاں۔ تیرے اور توبہ کے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے۔ تو فلاں علاقہ کی طرف چلا جا، وہاں ایسے لوگ رہتے ہیں جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ پس تُو بھی اُن کے ساتھ اللہ کی عبادت کر اور اپنے علاقے کی طرف واپس نہ آنا کیونکہ یہ برا علاقہ ہے۔ پس وہ اُس طرف چل دیا۔ جب وہ نصف راستہ تک پہنچا تو اسے موت نے آلیا۔ اس پر رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے باہم بحث کرنے لگے۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا کہ وہ تو توبہ کرتے ہوئے دل و جان سے اللہ تعالیٰ کی طرف آرہا تھا اور عذاب کے فرشتے کہہ رہے تھے کہ اس نے تو کبھی کوئی نیکی نہیں کی۔ اس پر انسان کی شکل میں ایک فرشتہ ان کے پاس آیا تو انہوں نے اسے اپنے درمیان مُنصف ٹھہرالیا۔ اس فرشتے نے کہا کہ دونوں زمینوں کے درمیان فاصلہ ماپو۔ جو بدیوں کا شہر تھا اس کا فاصلہ بھی ماپو کہ اس شہر سے کتنی دور آچکا ہے اور جو نیکیوں کا شہر ہے جس کی طرف یہ جا رہا تھا اس کا بھی فاصلہ ماپو اور دیکھو کہ کس حد تک آگے بڑھ چکا ہے اور جو فاصلہ قریب ہوگا وہی فاصلہ فیصلہ کرنے والا ہوگا۔ تب انہوں نے زمین ماپی اور اسے اُس زمین کے قریب تر پایا جس کی طرف وہ جا رہا تھا۔ اس پر رحمت کے فرشتوں نے اسے لے لیا۔ (مسلم کتاب التوبة)

حضرت صفوان بن مُحرز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ یہ بخاری کتاب التوبة سے لی گئی ہے کہ ایک شخص نے ابن عمرؓ سے پوچھا کہ تم نے (اللہ اور بندے کی) رازدارانہ گفتگو کے بارہ میں آنحضور ﷺ سے کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ مَیں نے حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ قیامت کے روز مومن اللہ تعالیٰ کے قریب کیا جائے گا

یہاں تک کہ (اللہ تعالیٰ) اس پر اپنا دامن پھیلا دے گا۔ پھر اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کروائے گا، اور فرمائے گا کہ کیا تُو (اپنے فلاں فلاں) گناہ جانتا ہے۔ وہ کہے گا ہاں ہاں میرے ربّ میں جانتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا یقیناً میں نے دنیا میں تیرے ان گناہوں کی پردہ پوشی کی اور آج میں تجھے بخشتا ہوں۔ تب اُسے اُس کی نیکیوں کا اعمال نامہ دے دیا جائے گا۔

صحیح مسلم سے حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ کی یہ روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے ربّ کی طرف سے یہ بات بتائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بندہ گناہ کرتا ہے پھر دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! میرا گناہ بخش دے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ کا ارتکاب کیا لیکن وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک ربّ ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے۔ پھر وہ دوبارہ گناہ کرتا ہے اور پھر دعا کرتا ہے کہ اے میرے ربّ! میرا گناہ بخش دے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ کیا لیکن وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک ربّ ہے جو گناہ بخش بھی دیتا ہے اور اس گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے۔ اور پھر وہ گناہ کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اے میرے ربّ! میرا گناہ بخش دے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ کیا لیکن وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک ربّ ہے جو گناہ بخش بھی دیتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے۔ پس اب تُو جو چاہے کر مَیں نے تجھے بخش دیا ہے۔

ان احادیث کے ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک حوالہ میں پڑھ کر سنانا چاہتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص بڑا گنہگار ہو گا۔ خدا تعالیٰ اس کو کہے گا کہ میرے قریب ہو جا۔ یہاں تک کہ اس کے اور لوگوں کے درمیان اپنے ہاتھ سے پردہ کر دے گا اور اس سے پوچھے گا کہ تُو نے فلاں گناہ کیا، فلاں گناہ کیا۔ لیکن چھوٹے چھوٹے گناہ گنائے گا۔ وہ کہے گا کہ ہاں یہ گناہ مجھ سے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ اچھا آج کے دن مَیں نے تیرے سب گناہ معاف کئے اور ہر ایک گناہ کے بدلے دس دس نیکیوں کا ثواب دیا۔ تب وہ بندہ سوچے گا کہ جب ان چھوٹے چھوٹے گناہوں کا دس دس نیکیوں کا ثواب ملا ہے تو بڑے بڑے گناہوں کا تو بہت ہی ثواب ملے گا۔ یہ سوچ کر وہ بندہ خود ہی اپنے بڑے بڑے گناہ بھی گنائے گا کہ اے خدا مَیں نے تو یہ گناہ بھی کئے ہیں تب اللہ تعالیٰ اس کی بات سن کر ہنسے گا اور فرمائے گا کہ دیکھو میری مہربانی کی وجہ سے یہ بندہ ایسا دلیر ہو گیا ہے کہ اپنے گناہ خود ہی بتلاتا ہے۔ پھر اُسے حکم دے گا کہ جا بہشت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے تیری طبیعت چاہے داخل ہو جا۔“ (بدر جلد ۲ نمبر ۱۰۔ صفحہ ۱۰۔ تاریخ ۹ مارچ ۱۹۰۶ء)

ان احادیث میں خصوصیت سے یہ بات پیش نظر رکھنی چاہئے کہ بکثرت گناہ اور بکثرت بخشش کا ذکر ملتا ہے لیکن ساتھ ساتھ ہی یہ تنبیہہ بھی ہے کہ اگر اللہ چاہے تو بخشے گا۔ نہیں چاہے گا تو نہیں بخشے گا۔ یہ تنبیہہ جو ہے بہت خوفناک ہے۔ اس لئے جہاں ایک طرف رحمت کی امید بہت بڑھ جاتی ہے وہاں پکڑ کا خوف بھی بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”اور وہ لوگ کہ جب کوئی بے حیائی کا کام کریں یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اور پھر اپنے ایسے حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کریں اور اُس سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگیں اور اپنے گناہ پر اصرار نہ کریں ان کا خدا آمرزگار ہو گا اور گنہ بخش دے گا…… ظاہر ہے کہ جیسے خدا انسان کا اس طور سے مالک ہے کہ اگر چاہے تو اُس کے گناہ پر اُس کو سزا دے ایسا ہی اِس طور سے بھی اُس کا مالک ہے کہ اگر چاہے تو اُس کا گناہ بخش دے کیونکہ ملکیت تبھی متحقق ہوتی ہے کہ جب مالک دونوں پہلوؤں پر قادر ہو“۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۱۷، ۱۸)

پس آج کے خطبہ میں یہ مضمون ہے جو مغفرت اور عذاب کے مابین انسان کو ڈراتا ہے۔ کبھی مغفرت کی وجہ سے جو بے پناہ ہے انسان گناہ پر آمادہ ہوتا ہے اور کہیں عذاب کے ڈر سے جو بے پناہ ہے انسان ادھر سے دوڑتا ہے۔ ان دو انتہاؤں کے درمیان ٹکراتا رہتا ہے اور دعا کرنی چاہئے کہ اللہ ہم سب کا انجام نیک فرمائے۔